

عہد طابعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۵ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آئندہ لو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۳۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیر شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

کم عمری میں اکابرین کی علمی پروازیں اور اپنی درماندگی:

۱۸ اکتوبر: طبیعت میں بھجانی کیفیت ہے اپنی زندگی پر غور کر رہا ہوں تو غبارِ راہ کے دھندلے سے آثار کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ غفوانِ شباب و طفولیت کی فرحتیں گزر گئیں تو گزر گئیں لیکن ابھی تک ارزل بے مایہ و نا کارہ محو خواب غفلت ہے۔ علامہ گیلانی کے خیال میں ۲۰ سال کی عمر میں لعب و لہو کے ادوار گزر جاتے ہیں اس کو ربخت کی عمر کے لعب و لہو کے ادوار بھی تو منتہی ہونے کو ہیں۔ افسوس عمر رفتہ تو تھکے جمع کرنے کا تھا، آشیانہ ہی جب تعمیر نہ ہو سکے تو سردی و گرمی کی تپش سے حفاظت کیسے ہونے لگے عمر رفتہ کے زرین اوقات تو لا اہالی اور بے ہودگی کے نذر ہو گئے اور آگے بھی نشان راہ گم اور منزل مقصود مفقود ہے، اس زندگی کی حقیقت تو دو چار دنوں سے زیادہ نہیں

ومتیٰ یصاعدنا الوصال ودھرنا یومان یوم نوئی ویوم صدود

مولانا آزاد دہلوی مدظلہ نے ۱۶ سال کی عمر میں عیش و عشرت کے عشرت خانوں کو توڑ ڈالا اور کمالات علمی و عملی میں ہام عروج تک پہنچنے کے ساتھ میرزا ہد وغیرہ جیسی کتابیں پڑھائیں۔

مولانا گیلانی نے ۱۹ برس میں تکمیل نصاب کیا۔ اور کیسے کیسے حالات میں اس کے لئے ان کے مذہبی دینی ادبی علمی کارناموں کو ملاحظہ کیجئے۔ دور کی بات نہیں ابھی ابھی حضرت اقدس شیخ مدنی کی سوانح حیات خودنوشت عبرت کے لئے اور دل محزون کے مداوا کے خاطر پڑھ رہا تھا۔

لگ بھگ ۲۰ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند سے سند تکمیل حاصل کی۔ اور حضرت شیخ الہند قدس سرہ سے پڑھانے کا سید امتیاز حاصل کیا۔ انہوں (شیخ الہند) نے ان (مدنی) کو نصیحت کی کہ جاؤ اور پڑھاؤ خوب پڑھاؤ ایک سال بعد وہ خانقاہ رشیدیہ کی شیخ بن گئے اور ایسی شیخ جس پر ہزاروں جانثار جان دیں ۱۹۱۷ء کے آغاز میں وہ نبی اقدس ﷺ کے جوار میں اور گنبد خضراء کے سایہ میں تعلیم و تدریس دینے لگے۔ اس وقت عمر کا اکیسواں سال تھا۔ ۲ سال بعد ان کو علماء عرب و شیوخ مدینہ قابل رشک و حسد سمجھنے لگے۔ آج کہاں ہے وہ زمانہ کہاں ہیں وہ لوگ۔

کاش یہ کور بخت ازل تک خلائق اپنے اسلاف و شیوخ کے ان عبرت انگیز قصص سے عبرت لے لیکن ہائے تقدیر کہ دل پر مہر ہے اور کان بہرے زہان گونگی جب دل نہ جاگے تو جانور اور انسان میں کیا فرق؟ اولنک کا لانعام ہل ہم اضل ہائے بد نصیبی جب انسان لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا ولہم اعین لا یبصرون کا مصداق بن جائے تو اولنک کا لانعام ہل ہم اضل کا مصداق کیوں نہ ہو اے خدا تو عظیم و خیر تو رحیم حادی و مرشد ہے۔ ہمیں اسفل سافلین سے اٹھا کر انسانی شرف و مجد کے مقامات سے نواز دے۔

دارالعلوم حقانیہ کے احوال و کوائف

مولانا سید احمد شافین صاحب حق کی وفات اور خواب میں بشارت:

۱۱/۱۱/۱۳۵۵ھ المرجب ۱۳۵۵ء دارالعلوم کے ایک نہایت مخلص فقیر منش ولی اللہ مدرس مولانا سید احمد عرف شافین صاحب حق رمی جمرہ عقبہ کرتے ہوئے منی میں انتقال کر گئے۔ علوم عقلیہ میں رسوخ تھا اور معقولات ہی پڑھاتے تھے وطن سوات اور پھر اماز و گڑھی مردان میں پڑھاتے رہے۔ ۱۶/شوال ۱۳۶۹ھ میں دارالعلوم کی دعوت پر پچاس روپے مشاہرہ پر برائے تدریس آئے اور آخر تک نہایت پابندی اخلاص شوق و لہیت کے ساتھ پڑھاتے رہے شادی نہیں کی تھی اپنی آمدنی نادار طلبہ ہی پر خرچ کرتے یا اپنی بوڑھی والدہ کی خدمت پر دارالعلوم کیلئے اپنے احباب سے مالی امداد بھی فراہم کرتے۔ ۱۳۷۴ھ میں حج کو روانہ ہوئے پچھلے سال بھی کوشش کی مگر داعی اجل نے انہیں اس سال تک موخر کر دیا طلبہ نے بڑی محبت سے رخصت کیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ نے فضیلت حج پر تقریر کی اور ان سے دعا کی خواہش ظاہر کی کہے معلوم تھا کہ یہ ہمیشہ کیلئے الوداعی تقریب ہے۔ ۱۹/اگست کو والد ماجد کو حجاز سے وفات کی اطلاع آئی دارالعلوم میں

ہر شخص پر سکتہ طاری ہوا۔ ظہر کے بعد عظیم الشان تعزیتی جلسہ ہوا حضرت نے دو گھنٹہ تعزیتی تقریر کی آہ و بکا سے آپ کیلئے حاضرین نے دعا کی پورے سرحد کے مدارس میں تعزیتی جلسے اور ایصالِ ثواب کا اہتمام ہوا۔ مرحوم میرے بھی معقولات کی کئی کتابوں کے استاذ تھے۔ فرحمہ اللہ۔ منی کے میدانِ جمرات میں ابلیس غیث کو کنکر مارتے ہوئے محبوبِ حقیقی کا وصال ان کے خواب کی تعبیر بنا۔

کچھ دن بعد حاجی ہدایت اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکوڑہ تشریف لائے جو یکم ستمبر کو حج سے واپس ہوئے تھے انہوں نے مولانا شافعی صاحب کی وفات کے واقعات بیان کئے اور فرمایا وفات والی رات انہوں نے خواب سنایا کہ ایک نورانی بقعہ ہے اور شعلے انوار کے اس سے بھڑک رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ مجھے فرما رہے ہیں کہ سید احمد اس میں کود جاؤ چنانچہ میں اس میں کود پڑا۔ جب اٹھ کر قصہ ہمیں سنایا تو ہم نے پوچھا کہ واپس نکل آئے یا اس نور میں رہ گئے۔ فرمایا نہیں اسی میں رہ گیا اور فرمایا منی میں رہوں گا میری مٹی منی کی ہے۔ (اپنی وفات کی طرف اشارہ تھا)

دارالعلوم کی نئی تعمیر کے لئے ایک لاکھ اینٹ کا جمع ہونا:

آج عصر کے بعد دارالعلوم کی زیر تعمیر رقبہ کی سیر کے لئے لکھا پترا اینٹ وغیرہ جمع کئے جا رہے ہیں ایک لاکھ اینٹ جمع ہو چکی ہیں رہنما تقبل منا انک انت السميع العليم واجعله مبارکاً ومصدراً لعلومک راستہ میں ”دیار عرب“ کا مطالعہ بھی جاری رہا۔

واپڈا کی جانب سے دارالعلوم کی نئی تعمیر کو روکنے کا نوٹس:

چونکہ دارالعلوم کے زیر تعمیر رقبہ پر بجلی کی مین لائن گزری ہے اسلئے بجلی والوں نے ممانعتِ تعمیر کا نوٹس دیا ہے۔ آج ایس ڈی او اور دیگر آفیسروں نے موقع کا معائنہ کیا۔ اس مسئلہ کو سلجھانے کیلئے دوڑ دھوپ جاری ہے۔ خدایا تو ہی حکیم ہے نہ معلوم ان ظاہری مشکلات اور گونا گوں موانع میں کیا مصیبتیں مضر ہوں گی۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة

ایکسیں واپڈا کی نئی تعمیر رکھنے کے حوالے سے والد صاحب سے ملاقات:

آج محکمہ بجلی کے اعلیٰ آفیسر ایکسین صاحب نوشہرہ سے دارالعلوم حقانیہ کے زیر تعمیر رقبہ کے معائنہ کیلئے آئے اس موقع پر انہوں نے مدرسہ تعلیم القرآن کا معائنہ بھی کیا۔ بعد میں حضرت والد صاحب سے ملاقات اور دارالعلوم حقانیہ دیکھنے کے لئے مسجد تشریف لائے اس موقع پر گفتگو میں دارالعلوم کے حالات و کوائف زیر بحث رہے پھر والد صاحب سے زمانہ تعلیم دیوبند اور مدت تدریس وغیرہ پوچھتے رہے معلوم ہوا کہ وہ آفیسر یو پی کے رہنے والے ہیں ان کے والد ایک زمانہ میں یو پی کے کلکٹر تھے اور دارالعلوم دیوبند بھی اکثر تشریف لاتے تھے موصوف دارالعلوم سے کافی متاثر ہوئے۔ آپ بلند قد، بارعب اور باوقار انسان ہیں، شکل و صورت میں دینداری اور شرافت کی جھلک بھی ہے انہوں نے کہا کہ میں دارالعلوم

لگانے کی اجازت دلوانے کا بھی کہا ۱۰ بجے ان کی واپسی ہوئی۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس نئی تعمیر کیلئے فراہمی چندہ کے کمیٹیوں کی تشکیل اور نصاب تعلیم و دستور دارالعلوم

(۱۸ ستمبر ۵۵ء) دارالعلوم کے مجلس شوریٰ کا اجلاس صبح ۱۰ بجے مولانا میاں مسرت شاہ کا کاخیل کی صدارت میں شروع ہوا۔ ۲ بجے تک اجلاس جاری رہا۔ اجلاس کے قابل ذکر شرکاء میں الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی، غوث محمد خان ڈگرزئی (آدمزئی) میاں مسرت شاہ کا کاخیل صاحب، میاں خادم شاہ کا کاخیل صاحب، خان محمد اعظم خان صاحب اکوڑہ، میاں مراد گل کا کاخیل صاحب، جناب خلیق صاحب پشاور، محمد اشرف خان صاحب کبیل پور، خاؤ استاد مردان، یعقوب شاہ بادشاہ مردان، مولانا سعد الدین مردان، مولانا گل بادشاہ صدر جمعیت علماء سرحد، مولانا ایوب جان مہتمم دارالعلوم سرحد، مولانا عبدالحنان جہانگیر، ڈاکٹر صاحب شاہ تور ڈیر، مولانا حکیم نور الحق تنگی، مولانا مصطفیٰ مانکی، حاجی عبدالجبار لاہور صوابی شامل ہیں۔ ۴ ممبران کے علاوہ مقامی اراکین نے بھی شرکت کی، اجلاس شعبہ تعلیم القرآن میں منعقد ہوا۔ پرائمری اساتذہ کی طرف سے منظوم و منشور سپاننامہ پیش کیا گیا۔ پھر شیخ الحدیث حضرت والد ماجد نے سالانہ رپورٹ سنائی، بجٹ موضوع خاص تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دارالعلوم کے خزانہ میں اس سال ۴۶ ہزار روپیہ ہے اور آئندہ سال کے لئے واقعی اخراجات کا تخمینہ ۵۹ ہزار روپیہ ہے۔ بجٹ و تحیص کے بعد آئندہ سال کیلئے بجٹ منظور کیا گیا۔ اس کے بعد نئی تعمیر موضوع خن بنا۔ جس کے لئے دارالعلوم کے خزانہ سے ۱۵ ہزار روپیہ مختص کیا گیا جبکہ باقی اخراجات کیلئے الحاج شیر افضل خان بدرشی کی تجویز پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جو مختلف مقامات کے دورے کر کے چندہ فراہم کرے گی۔ خان موصوف اس کے کنوینئر مقرر کئے گئے۔ دیگر اراکین میں خان عبدالحق صاحب شیدو خان اعظم خان صاحب اکوڑہ، مولانا مسرت شاہ کا کاخیل صاحب، میاں اکرم شاہ صاحب کا کاخیل وغیرہ کا تقرر ہوا۔ صوابی کے علاقہ کیلئے ڈاکٹر صاحب شاہ کی تحریک پر بھی ایک کمیٹی اور مردان کے علاقہ کے لئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب طور و اور مولانا سعد الدین صاحب مردان وغیرہ پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اجلاس میں مدرسین کی سالانہ گریڈ بندی بھی زیر بحث آئی۔ مدرسین دارالعلوم کی طرف سے ایک عریضہ کے ذریعہ مطالبات بھی سامنے آئے۔ اس ضمن میں درجہ اولیٰ اوسط پھر ادنیٰ کے اعتبار سے ۲-۳-۴ تک گریڈ بندی ہوئی۔ فیملی الاؤنس بڑھا کر ۱۰ کی بجائے ۱۵ کیا گیا۔ دارالعلوم کو رجسٹرڈ کرنے کا فیصلہ بھی ہوا۔ جس کے تحت چندہ دہندگان کے رقوم اکٹم لکس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ مقدمہ بجلی کے حوالہ سے معمولی خرچ کرنے کی اجازت دی گئی۔ تعمیر وغیرہ کے انتظامات کے لئے خان شیر افضل خان صاحب اور خان اعظم خان صاحب اکوڑہ مقرر ہوئے۔ دارالعلوم کا دستور بھی زیر بحث آیا۔ جس کے بعد اسے سلیکٹ کمیٹی مشتمل بر مولانا گل بادشاہ، مولانا ایوب جان بنوری اور قاضی عبدالسلام نوشہرہ وغیرہ کو غور و فکر کے لئے سپرد کر دیا گیا۔ مولانا گل بادشاہ نے نصاب تعلیم میں ترمیم و اصلاح سے متعلق ایک بل پیش کیا، جس کے اہمیت کے بارے میں دیر تک وہ اراکین کو سمجھاتے رہے۔ والد صاحب نے اس بل کے بارے میں فرمایا کہ غور و حوض کر کے

اور بوقت ضرورت دیگر علماء و مہتممین مدارس عربیہ کو بلا کر ان سے بھی رائے لی جائے۔

دیگر انتظامی امور بھی اجلاس میں زیر بحث رہے۔ دو بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد معزز اراکین نے طعام تناول کیا۔ نماز کے بعد بھی کافی دیر تک آپس میں گفتگو کرتے رہے۔ ہارٹ کی وجہ سے ان کے جانے میں تاخیر ہوئی۔

شائقین صاحب حق کی تعزیت:

بعد از نماز جمعہ حاجی ہدایت اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکوڑہ خٹک حالاً امان گڑھ ہائی اسکول دیگر اساتذہ کے ہمراہ آئے۔ موصوف نے یکم ستمبر کوچ سے واپسی فرمائی۔ اور اب حضرت شائقین صاحب حق کی فاتحہ خوانی و دعا کے لئے آئے تھے۔ دیر تک شائقین صاحب حق کے احوال و واقعات بیان کرتے رہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ ان کے حج کے دیگر ساتھی پرسوں واپس ہو جائیں گے۔

(۲۳ ستمبر)

دارالعلوم کی بربل سڑک نئی تعمیر کا نقشہ اور خاکہ کھینچنا:

عصر کے بعد بدری کے شیر افضل خان صاحب اور خان اعظم خان صاحب اکوڑہ دارالعلوم کی زیر تعمیر عمارت کے نقشہ لینے کے لئے تشریف لائے۔ والد ماجد اور دیگر اراکین بھی ساتھ ہی اراضی پر تشریف لے گئے۔ شام تک بحث و تجویز جاری رہی کل یہ لوگ دوبارہ آئیں گے اور ماہر تعمیرات انجینئر سے تعمیر کا خاکہ کھینچوائیں گے۔

دارالعلوم کی جدید تعمیر کے لئے نقشہ کی تیاری اور مشاورت

نماز جمعہ کے بعد والد صاحب اور خان اعظم خان صاحب، شیر افضل خان صاحب و اراکین مدرسہ دارالعلوم کے نئے اراضی گئے (موجودہ دارالعلوم) جہاں نقشہ بنانے کے لئے چند مستری بھی لائے گئے تھے ضروریات پر غور و خوض کے بعد نقشہ تیار کرنے کے لئے ایک ماہر تعمیرات کے حوالہ کیا گیا۔

(۳۰ ستمبر)

فضلاء دارالعلوم کی آمد: دارالعلوم کے فضلاء مولوی حبیب اللہ صاحب آف ٹیگی اور مولوی فضل منان صاحب آف عمر زئی تشریف لائے شام کو ان سے ملاقات ہوئی۔

۱۵ اکتوبر: زیارت کا کام صاحب کے میاں اکرم شاہ کا کاخیل تشریف لائے والد صاحب سے ملاقات کی مختلف امور پر گفتگو ہوئی اپنے چھوٹے لڑکے مختیار عالم شاہ کو دارالعلوم میں داخل کرنے کا ارادہ ہے اس سلسلے میں بھی مشورہ کیا۔

ربیع الاول میں تسمیر دارالعلوم و حصول چندہ کے لئے سالانہ ہفتہ تبلیغ

۲۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء۔ ۵ ربیع الاول:

چونکہ تاسیس دارالعلوم سے طلباء دارالعلوم ربیع الاول میں ایک ہفتہ تبلیغ کا مناتے ہیں۔ جسکے دوران بڑا مقصود تسمیر دارالعلوم اور حصول چندہ ہوتا ہے بناء بریں اس دفعہ بھی کل سے آئندہ ہر تک تعطیل رہے گا۔ طلباء صوبہ کے مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ (یہ سلسلہ ابتدائی دو چار سالوں میں محدود تھا بعد میں اس کا دائرہ وسیع ہوتا گیا)

دارالعلوم کی بنیادوں کی تکمیل اور دیواروں کی چٹائی کا آغاز:

دارالحدیث کے سامنے گیلری نمائش کرنا کی تجویز: ہفتہ کے دن جناب شیر افضل خان تعمیر دارالعلوم کے معائنہ کی غرض تشریف لائے دو تین گھنٹہ یہیں رہے۔ دارالحدیث کے سامنے برآمدے کے اوپر کمرہ بنانے کی تجویز دی جو بوقت ضرورت دارالحدیث کے ساتھ گیلری اور تقریر سننے والوں کیلئے استعمال ہوگا بڑی دلچسپی اور شوق سے کام کر رہے ہیں، جزاءہم اللہ احسن الجزاء

ملکی وعالمی واقعات

کوئٹہ میں زلزلہ۔ پولیوئی کی رہائی اور ترکی کے صدر کی آمد:

کوئٹہ میں رات ۳ بجے شدید زلزلہ آیا جس میں ۷ افراد ہلاک اور سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔ مولانا مفتی عبدالقیوم پوٹو کی وغیرہ رہا ہو گئے۔ اور ترکی کے صدر جلال باہا کراچی پہنچے۔ (۱۹-۲۰ فروری ۵۵)

شيخ الادب مولانا عزيز الرحمن www.aseelajaraid.com الرئيس العام للادب والفقه فخر الامم القدوة

اسلاف حضرت علامہ الحاج الحافظ مولانا اعجاز علی امر وہوی انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون فررحمہم
اللہ العلی العظیم یوم تبیض وجوہ واجعل الجنۃ مشواہ

ماكنت احسب قبل دفنك فى الثرى ان الكواكب فى التراب تغيب

آپ والد ماجد کے استاد تھے اور مشفق و مہربان آپ کی شفقت دوستی کی حد تک پہنچی تھی افسوس کہ اس گوہر بے بہا
لعل گرانیہ اور درخشندہ ستارے سے ہماری دنیا خالی ہو گئی۔ فالہی اللہ المشتکی والیہ ماب (۸ مارچ ۵۵)

کتاب الروح اور حکیم عبدالرشید محمود کے مکتوبات ثلاثہ کا مطالعہ

۱۹ ستمبر ۵۵ یکم صفر ۱۳۵۵ھ: مردان کے مولانا سعد الدین کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی ان کے پاس علامہ ابن قیم
کی کتاب الروح دیکھی۔ میں نے ان سے اس کتاب کے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی تو فرمایا کہ میں اسے پڑھنے کے
بعد بھیج دوں گا۔ ۹ بجے ان کی واپسی ہوئی دیگر مہمانان شری بھی آج رخصت ہو چلے۔ حکیم عبدالرشید محمود صاحب کے
مکتوبات ثلاثہ جماعت اسلامی کے متعلق پڑھنے کا موقع ملا۔ کتاب علمی و اخلاقی بلندی و برتری کا بہترین نمونہ ہے۔

۲۰ ستمبر: آئندہ ہفتہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں۔ امتحانی شیڈول لگا دیا گیا ہے۔ میرزا ہمدردا شرح عقائد کا
امتحان تحریری ہونے کا اعلان لگا۔ لیکن حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد یوسف صاحب نے میری خواہش پر میرزا ہمدردا شرح
عقائد تقریری کر دیا۔

فلسفیانہ موشگافیاں: صدر اور میرزا ہمدردا کے دروس امتحان کی تیاری کیلئے روک دئے گئے۔ شرح عقائد میں آج کل
تقدیر، جبر و اختیار کا معرکہ الاراء و محیر العقول مسئلہ زیر بحث ہے۔ اطمینان و سیری قلعی نہیں ہوئی، حضرت الاستاد نے آج
جوش و جذبہ کے ساتھ درس دیا، جس میں تصوف کا پہلو نمایاں تھا، مولانا رومؒ کے اشعار بھی سنائے موضوع سے کچھ دور نکل
گئے۔ شاید آگے تشفی ہو جائے کاش اس فلسفیانہ موشگافیوں کو ختم کر دیا جائے۔ موجودہ دور میں ان لا یعنی مباحث سے کیا
حاصل؟ آج خواہ مخواہ تین چار جھگڑے متجددین کی وجہ سے بھی مول لینے پڑے۔ خداوند کریم صحیح راستہ دکھلائے۔

البعث الاسلامی کے اجراء کی خبر اور مولانا ابوالحسن علی ندوی کے ساتھ عقیدت:

لکھنؤ سے الفرقان رسالہ آج مل گیا، مضامین بہترین ہیں اس میں ہندوستان سے مولانا ابوالحسن علی ندوی کی سرپرستی
میں ایک عربی رسالہ ”البعث الاسلامی“ نکلنے کی خوشخبری بھی ہے۔ یکم اکتوبر کو یہ رسالہ لکھنؤ سے نکلے گا، عربی ادب کے
ساتھ دلچسپی و شوق کی وجہ سے آج ہی وی پی بیجی کے لئے ادارہ کے نام خط لکھ دیا ہے تاکہ رسالہ جاری ہو جائے اس
رسالہ کی خوبی اور کامیابی کیلئے میں مولانا ندوی کا نام ہی ضمانت سمجھتا ہوں۔ (۲۱ ستمبر)

الفلاح کے دوبارہ اشاعت کا آغاز اور انجام اخبار کا اجراء

الفلاح اخبار جو کہ خال عبدالغفار کی گرفتاری کے بعد بند ہو گیا تھا۔ دو دن بعد دوبارہ شائع ہونا شروع ہوا

کوئی خاص خبر نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پشاور سے اجمل خشک کی ادارت میں ایک روز نامہ انجام نکلنے والا ہے۔ امید ہے کہ دارالعلوم کے تعارف کیلئے اچھا ذریعہ ہوگا۔ کل امتحانات بھی شروع ہو رہے ہیں۔ خداوند کریم بلا محنت کامیاب فرمائے۔ آمین۔

دن پونٹ کے بارے میں جلسہ

کل بدھ کے روز حکومت کی طرف سے دن پونٹ کی حمایت میں پیر معصوم شاہ وزیر ترقیات سرحد نے یہاں جلسہ و تقریر کی۔ لیکن لوگوں نے کوئی خاص دلچسپی نہ لی۔

انٹی دن پونٹ پر سرخ پوشوں کا جلسہ:

ظہر کے بعد سرخ پوشوں کی طرف سے انٹی دن پونٹ کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔ خان امیر محمد خان، خان عبدالولی خان اور ارباب عبدالغفور خان غلیل نے تقریریں کیں، جلسہ میں لوگوں کی کثرت تھی۔ (۳۰ ستمبر)

سیلاب کی تباہ کاری:

پنجاب میں شدید سیلاب آیا ہے، اخبارات اور ریڈیو میں یہ خبر نشر ہوئی کہ لاہور کا بہت بڑا حصہ زیر آب آیا، سیالکوٹ، ملتان وغیرہ کے علاقے بھی اکثر سیلاب کی تباہی سے دوچار ہیں۔ شامت اعمال ہے خداوند تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین دن پونٹ کی تشکیل: آج دن پونٹ کی آخر کار تشکیل ہو گئی اور حلف و فاداری لی گئی۔ (۱۶ اکتوبر اتوار)

قاری سعید الرحمن کا سفر ہند اور قاری عبدالمالک سے استفادہ:

۲۲ ستمبر بروز جمعہ (قاری سعید الرحمن مرحوم جامعہ اسلامیہ پنڈی) بخیر و عافیت لاہور سے واپس ہوئے۔ انہوں نے ایام تعطیلات میں ہندوستان جا کر (دارالعلوم) دیوبند (مظاہر العلوم سہارنپور) خانقاہ تھانہ بمون اور گنگوہ میں حاضری دی، لاہور میں قیام کے دوران قاری عبدالمالک صاحب سے علم قرأت میں بھی استفادہ کیا۔

شیخ الحدیث کا سائل کو جواب: قربانی کا کفارہ اور مسافر و حاجی پر قربانی کا حکم:

کسی سائل کے جواب میں والد ماجد نے فرمایا قربانی کا وقت خاص (متعین) ہے، وقت گزر جانے کے بعد اس کا کفارہ رقم کی شکل میں تخمینہ لگا کر دیا جائے، سفر کے دوران مسافر پر قربانی نہیں، اگر کسی نے پھر بھی کی تو ثواب مل جائے گا لیکن لازم نہیں یہ رخصت اختیاری ہے۔ اور ایک رخصت اسقاط ہوتا ہے، مثلاً صلوة قصر اگر کسی نے یہ نہیں کیا تو گناہ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے، کوئی حاکم کسی رعیت کو تنہا دے اور وہ قبول کرنے میں پس و پیش کرے تو یہ باعث عتاب ہوتا ہے، حج کی قربانی (مفرد نے) کی تو نفحہ (اچھی بات ہے) در نہ تو (نہ کرنے پر) لالا ہاس بہ (کوئی گناہ نہیں) اگر حاجی قارن و متمتع ہو تو پھر اس پر فضل خداوندی کے طفیل قربانی (دم شکر) واجب